49844 ـ مجسم كھلونوں كي فروخت كےبارہ ميں سوال اور كيا يہ روزے پر اثر انداز ہوگا

سوال

ميں كھلونوں كي دكان پر ملازمت كرتا ہوں اور ہم گڑيا اورانساني شكل ميں بنے ہوئے كھلونےفروخت كرتےہيں، اس كا حكم كيا ہے؟ اور كيا ميرے اس كام كي بنا پر روزے ركھنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (7222) كےجواب ميں تصاوير اور مجسمے بنانے كي حرمت اور اسي طرح سوال نمبر (49676) كےجواب ميں ان كي خريدوفروخت كا بھي بيان گزرچكا ہے اس ليے اس كا مطالعہ كريں .

ليكن اگر يہ تصاوير اور گڑياں بچوں كےليے كھلونے ہيں تو سنت سے اس كا جواز ملتا ہے، صحيحين ميں عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا سےحديث مروي ہےكہ:

وہ بيان كرتي ہيں: ميں نبي صلي اللہ عليہ وسلم كےپاس گڑيوں كےساتھ كھيلا كرتي تھي اور ميري سہيلياں ميرے ساتھ كھيلتي تھيں ..... الحديث صحيح بخاري حديث نمبر (6130) صحيح مسلم حديث نمبر (2440)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالي كہتےہيں:

اس حديث سے بچيوں كي تصاوير اور كھلونے بنانےكا جواز ملتا ہے تاكہ اس سے بچياں كھيل سكيں، اور تصاوير كي نہي كےعموم سے يہ خاص ہے، قاضي عياض كا يہي كہنا ہے اور جمہور سےنقل كياہے كہ انہوں نے بچيوں كے ليے كھلونےفروخت كرنے كي اجازت دي ہے تا كہ وہ بچپن سے ہي گھريلو ديكھ بھال اور اپني اولاد كي تربيت كرنے كي تدريب حاصل كرسكيں، اور ابن حبان رحمہ اللہ تعالي كھلونوں كےساتھ چھوٹي بچيوں كےكھيلنےكي اباحت كا باب باندھا ہے ..

اور جرير عن ھشام كي روايت ميں ہےكہ:

ميں گڑيوں كےساتھ كھيلا كرتي تھي اوروہ كھلونےتھے. اسے ابوعوانہ وغيرہ نےروايت كيا ہے.

اور ابوداود اور نسائي نےايك دوسرے طريق سے عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا سےروايت كي ہےكہ:

وہ بیان کرتي ہیں کہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوك یا غزوہ خیبر سے واپس تشریف لائے " پھر وہ حدیث ذکر کي جس میں ہے کہ عائشہ رضي اللہ تعالي نےاپنےدروازے پر پردہ نصب کیا تورسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نےوہ پردہ پھاڑ دیا، عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا کہتي ہیں:

عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا کےکھلونوں میں سے ان گڑیوں کا پردہ ہٹ گیا تو رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نےفرمایا: اےعائشہ یہ کیا؟ وہ کہنے لگي میري گڑیاں ہیں، عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا بیان کرتي ہیں کہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایك گھوڑا دیکھا جس کےدو پر بھي تھے تو رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم کہنےلگے: یہ کیا ؟ میں نےجواب دیا گھوڑا ہے تو رسول کریم صلي اللہ وسلم نےفرمایا: گھوڑے کےدو پر؟ میں نے کہا کیا آپ نےنہیں سنا کہ سلیمان علیہ السلام کا ایك گھوڑا تھا جس کےدو پر تھے؟ تو رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے" اختصار کےساتھ حدیث مکمل ہوئي .

جوروایت ابن حجر رحمہ اللہ تعالي نےذکر کي ہے وہ ابوداود کي حدیث نمبر(22813) ہے اور علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے غایۃ المرام (129) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالي کہتےہیں:

وہ جس میں پوري اور مکمل شکل نہ ہو بلکہ صرف اس میں بعض اعضاء اور سروغیرہ تو ہو لیکن پوري شکل واضح نہ ہوتي ہو اس جائز ہونےمیں تو کوئي شك نہیں بلکہ یہ اسي گڑیوں کي طرح ہیں جو عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا کےپاس تھیں جن سے وہ کھیلا کرتي تھیں.

لیکن اگر کھلونے میں پوري شکل وشباہت پائي جائے گویا کہ کسي انسان کا ہي مشاہدہ کیا جارہا ہے اور خاص کر اگر اس میں حرکات وسکنات بھي ہوں یا آواز پائي جائے تواس کےجواز میں میرے نزدیك کچھ کچھ نہ گڑ بڑ ضرور ہے اس لیے کہ یہ مکمل طور پر اللہ تعالي کي خلق سے مشابہ ہے، ظاہر تویہي ہے کہ عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا کے کھلونے اس طرح کےنہیں تھے اس لیے ان سے بچنا بہتر اور اولي ہے لیکن میں اسے قطعي طور پر حرام نہیں کہتا اس لیے کہ اس طرح کےامور میں بچوں کےلیے وہ کچھ رخصت ہے جس کي بڑي عمر کے لوگوں کےلیے رخصت نہیں اس لیے کہ بچہ طبعي طور پر کھیل کود میں مائل ہوتا ہے اور عبادات میں سے کسي ایك کا بھي مکلف نہیں ہوتا حتي کہ ہم یہ کہیں:

کھیل کود میں اس کا وقت ضائع ہوتا ہے ، اور جب انسان اس طرح کے معاملات میں احتیاط کرنا چاہے تو اسے کھلونے کا سر کاٹ دینا چاہیے یا پھر اسے آگ میں گرم کر کے اس کا چہرہ مسخ کردے تاکہ شکل وشباہت ختم ہوجائے .

ديكهيں: مجموع فتاوي شيخ ابن عثيمين (2 / 277- 278)

اورسائل كا يہ كہنا كہ: كيا ميرے ليے اس كام كےسبب بعد ميں روزے شروع كرنا جائز ہيں ؟

ہميں تومكمل پتہ نہيں چلا كہ اس سے سائل كي مراد كيا ہے، اگر تو وہ يہ مراد لے رہا ہے كہ يہ كام اس كےروزے كو باطل كردےگا تواس كے حق ميں يہ مشروع ہے كہ كسي دوسرے وقت ميں جب وہ يہ حرام ملازمت نہ كررہا ہو اس دوران ان روزں كي قضا ادا كرے، تواس كا بيان گزچكا ہے كہ ہر قسم كي نافرماني اور گناہ روزوں پر اثر انداز ہوتي ہيں تواس طرح اس سے اجروثواب ميں كمي ہوگي، اور بعض اوقات جب اس كي معصيت وگناہ زيادہ ہوں تو مكمل طور پر ہي اجروثواب سے محروم ہو سكتا ہے، ليكن اس كا روزہ باطل نہيں ہوگا اور نہ ہي اسے اس روزے كي قضاء كا حكم ديا جائےگا بلكہ اسے چاہيے كہ وہ ہر وقت مكمل طور پران معاصي اور گناہوں سے رك جائے اور خاص كر رمضان المبارك كے مہينہ ميں .

مزيد تفصيل كےليے سوال نمبر (37877) اور (37989) كےجواب كا مطالعہ كريں .

اوراگر وہ كسي اور معاملہ ميں سوال كرنا چاہے توہماري گزارش ہے كہ وہ اس كي اچھي طرح وضاحت كرے تاكہ ہم اس كا جواب صحيح طور پر دے سكيں .

واللہ اعلم .